سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔9 ایس سی آر

منیجنگ ڈائریکٹر، نارتھ ایسٹ کرناٹکا۔روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن۔

بنام

کے ماروتی

17 نومبر 2006

(ڈاکٹر اے آر۔لکشمن اور التمس کبیر، جسٹس صاحبان)

لیبر قوانین:

صنعتی تنازعات (کرناٹک ترمیم) ایکٹ، 1947:

بدتمیزی-'بدلی' کنڈکٹر-مسافروں سے رقم اکٹھا کرنا اور انہیں ٹکٹ جاری نہ کرنا-'بدلی' کنڈکٹرز کی فہرست سے نام ہٹانا-لیبر عدالت نے تادیبی تحقیقات کو منصفانہ اور مناسب قرار دیتے ہوئے اسے 'بدلی' کنڈکٹرز کی فہرست میں بحال کرنے کی ہدایت کی-عدالت عالیہ نے تادیبی کی تصدیق کرتے ہوئے-منعقد، مجرم ہونے کے ناطے 'بدلی' کنڈکٹر، بحالی کا حقدار نہیں تھا-کنڈکٹر ٹرسٹ کا عہدہ رکھتا ہے-اعتماد کی بدعملی کے مجرم شخص کو سروس آرڈرز سے ہٹانے کی سزا دی جانی چاہیے۔عدالت عالیہ اور لیبر عدالت نے کرناٹک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن سی اینڈ ڈی ریگولیشنز، 1971 کو الگ کر دیا۔

مدعا علیہ اپیل کارپوریشن میں 'بدلی' کنڈکٹر کے طور پر ملازم تھا۔مذکورہ ملازمت کے دوران اسے بدعملی پر جرمانہ عائد کر کے سزا دی گئی تھی۔ایک بار پھر، ایک خاص تاریخ کو جب چیکنگ اسکواڈ نے اس کی بس کی جانچ پڑتال کی، تو یہ پایا گیا کہ وہ رقم جمع کرنے کے باوجود کچھ مسافروں کو ٹکٹ جاری کرنے میں

ناکام رہا جبکہ کچھ دیگران کو نہ تو اس نے ٹکٹ جاری کیے اور نہ ہی مطلوبہ کرایہ وصول کیا۔ تفتیش کی گئی اور بالآخر اس کا نام 'بدلی' کنڈکٹرز کی فہرست سے ہٹا دیا گیا۔ مدعا علیہ نے لیبر عدالت سے رجوع کیا جس نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ کی گئی انکوائری منصفانہ اور مناسب تھی اور اس معاملے کو ثبوت ریکارڈ کرنے کے لیے پوسٹ کیا۔ تاہم، بالآخر لیبر عدالت نے اختتامی حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اپیل کنندہ انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ مدعا علیہ کو 'بدلی' کنڈکٹرز کی فہرست میں بحال کرے، لیکن بغیر اجرت کے۔

انتظامیہ نے لیبر عدالت کے حکم کو واحد جج کے سامنے عرضی درخواست میں ناکام چیلنج کیا اور اس کے نتیجے میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے عرضی اپیل میں موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: .1.1 عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیا گیا حکم ریکارڈ کے سامنے غلط ہے۔ عدالت عالیہ کو یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ انکوائری میں بدعملی کو باضابطہ طور پر ثابت کیا گیا تھا اور اس کے باوجود لیبر عدالت نے مجرم کو ملازمت میں بحال کرنے کے لیے خود کو راضی کیا تھا۔ جب انکوائری کو منصفانہ اور مناسب قرار دیا گیا، الزام ثابت ہوا اور لیبر عدالت کے سامنے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تو عدالت عالیہ سزا کی مقدار میں تبدیلی کرنے میں جائز نہیں تھی۔ یہ مدعا علیہ کا نام 'بدلی' کنڈکٹرز کی فہرست سے ہٹانے کے حکم کو بھی نوٹ کرنے میں ناکام رہا، اور یہ حقیقت کہ مجرم اہلکار پر عائد سزا اس کے خلاف بدعملی کی سنگینی کے ساتھ حیرت انگیز طور پر غیر متناسب نہیں تھی جو اس کی تاریخ کے ساتھ ثابت ہوئی اور وہ ایک 'بدلی' کنڈکٹر تھا۔ دو رکنی بنچ نے انتظامیہ کی اس عرضی کو بھی مسترد کرتے ہوئے غلطی کی کہ لیبر عدالت مدعا علیہ کو باقاعدہ ملازم کے طور پر بحال کرنے کا حکم اس بنیاد پر جائز نہیں تھی کہ ایسی عرضی واحد جج کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی جب امر متعلقہ واقع میں عرضی لیبر عدالت اور عدالت عالیہ کے واحد جج دونوں کے سامنے لی

گئی تھی۔(153-جی-ایچ؛154-اے-سی)

1۔2۔ فوری صورت میں، ملازم (کنڈکٹر) کی طرف سے رکھی گئی پوزیشن ایمان اور اعتماد کی ہوتی ہے۔کنڈکٹر ٹرسٹ کا عہدہ رکھتا ہے۔اعتماد کی خلاف ورزی کے مجرم شخص کو ملازمت سے ہٹانے کی سزا دی جانی چاہیے۔سفر کرنے والے افراد سے مقررہ جگہ پر مطلوبہ کرایہ وصول نہ کرنے میں مدعا علیہ کا طرز عمل کارپوریشن سی اور ڈی ضابطے، 1971 کی دفعات میں موجود مختلف ضوابط کی خلاف ورزی تھی۔عدالت عالیہ اور لیبر عدالت کے ذریعے جاری کردہ احکامات کو بھی کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔(155-بی،ای)

علاقائی منیجر، آر ایس آر ٹی سی بنام گھنشیام شرما،(2002)10 ایس سی سی 330؛ کرناٹک ایس آر ٹی سی بنام بی ایس ہلی کٹی، (2001) 2 ایس سی سی 574؛ ڈویژنل کنٹرولر، این ۔ای۔کے۔آر۔ٹی۔سی بنام ایچ۔امیریش،(2006)6 ایس سی سی 187؛ وی رمنا بنام اے پی۔ ایس آر ٹی سی اور دیگر۔،(2005)7 ایس سی سی 338؛ مدھور کوٹس لمیٹڈ بنام۔مدھان کمار اور دیگر، (2000)85 ایف ایل آر 933 اور مدراس؛ اور ٹی۔آئی۔ڈائمنڈ چین لمیٹڈ کا انتظام بنام پی ایل رامناتھن اور دیگر،(2005)(107)ایف ایل آر 714، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5094

ڈبلیو اے نمبر 1565/2004 (ایل-کے ایس آر ٹی سی) میں بنگلور میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 25.2.2005 کے فیصلے اور حکم سے۔

بساوا پربھو ایس پاٹل، وی این راگھوپتی، بی سبرامنیم پرساد اور نارائن پی کینگا سور اپیل گزار کے

لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈاکٹر اے آر۔ لکشمن، جسٹس رخصت دی گئی۔

واحد مدعا علیہ کو عدالت کے بذریعے 10.1.2005 پر پیش کیا گیا۔تاہم، جواب دہندہ کی طرف سے کوئی پیش نہیں ہوا ہے۔ہم نے مسٹر بسا واپر بھوالیس پاٹل کو سنا، جو اپیلنٹ مینجمنٹ کی طرف سے پیش ہوئے۔

یہ اپیل بنگلور میں کرناٹک کی عدالت عالیہ کی طرف سے 2004 میں تحریری اپیل نمبر 1565 میں منظور کردہ حتمی حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔جس میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا اور اسی کے مطابق حکم دیا۔اس عدالت نے 22.8.2005 پر واحد مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیا اور اس دوران عبوری روک دی گئی۔ مدعا علیہ اپیلنٹ کارپوریشن میں بدلی کنڈکٹر کے طور پر ملازمت میں تھا۔1992 سے 1995 کے عرصے کے درمیان بدلی کنڈکٹر کے طور پر ملازمت کے دوران، اس کی بدعملی کی غیر ترمیم شدہ تاریخ تھی اور اسے جرمانہ عائد کر کے سزا دی گئی تھی۔ جب وہ 12.8.1992 پر بس چلا رہا تھا، تب اسٹیج نمبر 2 پر چیکنگ اسکواڈ کے ذریعے مذکورہ بس کی جانچ پڑتال کی گئی۔ اور یہ دیکھا گیا کہ مدعا علیہ رقم جمع کرنے کے باوجود 6 مسافروں کو ٹکٹ جاری کرنے میں ناکام رہا، 4 مسافروں کو ٹکٹ جاری کرنے میں ناکام رہا جو سنگاناکل سے کے ای بی، بیلاری جا رہے تھے اور مطلوبہ کرایہ وصول نہیں کیا تھا۔ مدعا علیہ نے اسٹیج نمبر 3 کو بند کر دیا تھا اگلے دورے میں مذکورہ مالیت کے ٹکٹ دوبارہ جاری کرنے کے ارادے سے 1.25 مالیت کے ٹکٹ اور مدعا علیہ نے اسٹیج نمبر 2 کے خلاف سی ڈبلیو پی کو بند کر دیا تھا۔تادیبی اتھارٹی نے ایک انکوائری آفیسر مقرر کر کے کارپوریشن

سی اینڈ ڈی ضابطے، 1971 کے لحاظ سے آرٹیکل آف چارج کی تحقیقات کرنے کی ہدایت کی۔ انکوائری آفیسر نے دونوں فریقوں کو نوٹس جاری کرنے کے بعد مدعا علیہ کے خلاف لگائے گئے الزامات کے سلسلے میں تفصیلی تفتیش کی۔ کارپوریشن سی اینڈ ڈی ضابطے ، 1971 کی لازمی دفعات کے بعد کارروائی کی گئی اور مجرم کارکن کو اپنے مقدمے کا دفاع کرنے کا مناسب موقع فراہم کیا گیا۔ تادیبی اتھارٹی، منسلک ریکارڈ کی دوبارہ تشخیص پر، انکوائری آفیسر کے طور پر اور جرم کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچی اور اس کے نتیجے میں 18.5.1998 پر جواب دہندہ کا نام بدلی کنڈکٹرز کی فہرست سے ہٹانے کا حکم جاری کیا گیا۔

برخاستگی کے حکم سے ناراض ہو کر مدعا علیہ نے دفعہ 10 (4-اے) کے تحت درخواست دائر کر کے لیبر عدالت سے رجوع کیا۔ صنعتی تنازعات (کرناٹک ترمیم) ایکٹ، 1947 کے تحت اس کے خلاف 18.5.1998 پر منظور کردہ برخاستگی کے حکم کی قانونی حیثیت اور درستگی کو چیلنج کیا گیا۔ لیبر عدالت نے متعلقہ فریقین کو اپنے تاریخ کے 2.1.2002 کے حکم کے ذریعے عمل جاری کرنے کے بعد ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ کی گئی جانچ منصفانہ اور مناسب تھی۔ مسئلہ نمبر 1 پر ابتدائیہ حکم کی منظوری کے بعد۔ یعنی کہ آیا مدعا علیہ کی طرف سے دعویدار کے خلاف کی گئی گھریلو انکوائری منصفانہ اور مناسب ہے، اس معاملے کو ثبوت کی ریکارڈنگ کے لیے پوسٹ کیا گیا تھا۔ تاہم مدعا علیہ عدالت کے سامنے پیش ہونے میں ناکام رہا اور اسی کے مطابق شواہد کو بند قرار دیا گیا۔ بعد میں دلائل سننے کے بعد، درخواست کو مسترد کرنے کے بجائے، لیبر عدالت نے 25.3.2003 کے حکم کے ذریعے 18.5.1998 کے اختتامی حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اپیل کنندہ انتظامیہ کو مدعا علیہ کو بدلی کنڈکٹرز کی فہرست میں واپس لینے کی ہدایت کی۔ تاہم، لیبر عدالت نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کسی بھی پچھلی اجرت اور خدمت کے تسلسل کا حقدار نہیں ہے۔

لیبر عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے حکم سے ناراض اپیل کنندہ انتظامیہ نے آئین بھارت کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت عرضی درخواست دائر کر کے کرناٹک عدالت عالیہ سے رجوع کیا اور غور

کے لیے کئی بنیادوں پر زور دیا۔ مدعا علیہ کارکن نے بھی عرضی درخواست دائر کر کے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔

عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا اور اس طرح لیبر عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کو برقرار رکھا۔ انتظامیہ نے 2004 کی عرضی اپیل نمبر 1565 کو ترجیح دی۔ اور دیگران کے درمیان غور کرنے کے لیے کئی بنیادوں پر زور دیا۔ دو رکنی بنچ نے ایک مشترکہ حکم نامے کے ذریعے انتظامیہ اور مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی اپیل کو مسترد کر دیا، اس طرح فاضل واحد جج اور عدالت کے ذریعے منظور کردہ احکامات کی تصدیق کی۔ مذکورہ حکم سے ناراض ہو کر انتظامیہ اس عدالت کے سامنے اپیل پر آئی ہے۔

ہم نے اپیل کنندہ انتظامیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ حکم ریکارڈ کے سامنے غلط ہے۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کو یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ انکوائری میں بدعملی باضابطہ طور پر قائم ہوئی تھی اور اس کے باوجود، لیبر عدالت نے خود کو مجرم کو ملازمت میں بحال کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ فاضل واحد جج نے لیبر عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے حکم کی بھی تصدیق کی۔ ہماری رائے میں، جب انکوائری کو منصفانہ اور مناسب قرار دیا گیا، الزام ثابت ہوا اور مجرم کارکن کو برخاست کرنے والے تادیبی اتھارٹی کے حکم پر سوال اٹھاتے ہوئے لیبر عدالت کے سامنے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تو عدالت عالیہ نے سزا کی مقدار میں تبدیلی کرنا جائز نہیں تھا۔ اسی طرح، عدالت عالیہ بھی بدلی کنڈکٹرز کی فہرست سے مدعا علیہ کا نام ہٹانے کے حکم کا نوٹس لینے میں ناکام رہی۔ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا نوٹس لیتے ہوئے بھی غلطی کی ہے کہ مجرم اہلکار کو دی گئی سزا اس کے خلاف ثابت ہونے والی بدعملی کی سنگینی کے ساتھ ساتھ اس کی تاریخ اور وہ ایک بدلی کنڈکٹر ہونے کے ناطے حیرت انگیز طور پر غیر متناسب نہیں تھی۔ ہماری رائے میں، ڈویژن بنچ نے انتظامیہ کی اس عرضی کو مسترد کرتے ہوئے غلطی کی ہے کہ لیبر عدالت نے مدعا علیہ کو

باقاعدہ ملازم کے طور پر بحال کرنے کا حکم اس بنیاد پر جائز نہیں تھا کہ اس طرح کی عرضی فاضل واحد جج کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی جب امر متعلقہ واقع میں یہ عرضی لیبر عدالت اور عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج دونوں کے سامنے لی گئی تھی۔

اپیل گزار کے وکیل نے سماعت کے وقت اس عدالت کے دو فیصلوں پر پختہ انحصار کیا، ایک نے (2002)10 ایس سی سی 330 (علاقائی منیجر، آر ایس آر ٹی سی بنام گھنشیام شرما) میں رپورٹ کیا، جو کہ ٹکٹ جاری کیے بغیر مسافروں کو لے جانے والے بس کنڈکٹر کا معاملہ بھی تھا۔ اس عدالت نے مذکورہ کیس میں فیصلہ دیا کہ مسافروں کو ٹکٹ کے بغیر لے جانا بے ایمانی یا سنگین لاپرواہی کے مترادف ہے اور اس طرح کی بدعملی لیے ملازمت سے ہٹانے کی سزا جائز ہے۔ اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا کہ لیبر عدالت ملازمت کے تسلسل کے ساتھ بحالی کی ہدایت دینے میں جائز نہیں تھی بلکہ بغیر اجرت کے۔ اس عدالت نے (2001)2 ایس سی سی 574 (کرناٹک ایس آر ٹی سی بنام بی ایس ہلی کٹی) میں رپورٹ کیے گئے فیصلے پر بھی بھروسہ کیا ہے۔ مذکورہ فیصلے میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں بس کنڈکٹر بغیر ٹکٹ کے مسافروں کو لے جاتے ہیں یا مناسب شرح سے کم شرح پر ٹکٹ جاری کرتے ہیں، مذکورہ کارروائیاں دیگر باتوں کے ساتھ یا تو بے ایمانی یا سنگین لاپرواہی کا معاملہ ہوں گی اور ایسے کنڈکٹر ملازمت میں برقرار رکھنے کے لائق نہیں تھے کیونکہ کنڈکٹر کی طرف سے اس طرح کی غیر فعالیت یا کارروائی کے نتیجے میں روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو مالی نقصان ہوتا ہے۔ اس عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ موجودہ جیسے معاملات میں برخاستگی کے احکامات کو کالعدم نہیں کیا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ بنام فاضل وکیل نے (2006)6 ایس سی سی 187 (ڈویژنل کنٹرولر، این ای کے آر ٹی سی بنام ایچ۔ امریش میں رپورٹ کردہ فیصلے کا بھی حوالہ دیا۔ اس معاملے میں، یہ عدالت ایک کنڈکٹر کے ذریعے اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے فنڈ کی تھوڑی سی رقم کے تصرف بے جا کے معاملے پر غور کر رہی تھی اور اسے بدعملی سنگین عمل قرار دیا، جس کے نتیجے میں کارپوریشن کو مالی نقصان پہنچا۔ اس عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ تادیبی اتھارٹی کی طرف سے دی گئی ملازمت سے برخاستگی کی سزا لیبر عدالت یا عدالت عالیہ کی طرف

سے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتی ہے اور لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ بحالی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔اس عدالت نے فیصلوں کے ایک سلسلے میں یہ بھی توضیع دیا کہ ٹریبونل کو کسی آجر کے فیصلے پر اپیل میں نہیں بیٹھنا چاہیے جب تک کہ اس سلسلے میں کوئی قانونی شق موجود نہ ہو۔اس عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ عدالت عالیہ کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کے استعمال میں سزا میں مداخلت کرنے کا دائرہ اختیار صرف اس صورت میں ملتا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ عائد کی گئی سزا ثابت ہونے والے الزامات سے حیرت انگیز طور پر غیر متناسب ہے۔

فوری صورت میں، ملازم (کنڈکٹر) کی طرف سے رکھی گئی پوزیشن ایمان اور اعتماد کی ہوتی ہے۔کنڈکٹر ٹرسٹ کا عہدہ رکھتا ہے۔اعتماد کی خلاف ورزی کے مجرم شخص کو ملازمت سے ہٹانے کی سزا دی جانی چاہیے۔سفر کرنے والے افراد سے مقررہ جگہ پر مطلوبہ کرایہ وصول نہ کرنے میں مدعا علیہ کا طرز عمل کارپوریشن سی اینڈ ڈی ضابطے، 1971 کی دفعات میں موجود مختلف ضوابط کی خلاف ورزی تھی۔

مندرجہ بالا تجویز کے لیے درج ذیل فیصلوں کا مفید حوالہ دیا جا سکتا ہے۔وہ یہ ہیں:

1۔وی رمنا بنام اے۔پی۔ایس آر ٹی سی اور دیگر، (2005)7 ایس سی سی 338۔
2۔مدھر کوٹس لمیٹڈ بنام مدھان کمار اور دیگر، (2000)85 ایف ایل آر 933 مدراس۔
3۔ٹی۔آئی۔ڈائمنڈ چین لمیٹڈ کا انتظام بنام پی۔ایل۔رامناتھن اور دیگر، (2005)107 ایف ایل آر 714۔

لہذا ہم 2004 کی تحریری اپیل میں کرناٹک عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ حتمی حکم نامے کو خارج کرتے ہیں اور انتظامیہ کی طرف سے دائر اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔عدالت عالیہ اور لیبر عدالت کے فاضل واحد جج کے ذریعے منظور کیے گئے احکامات کو بھی کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

آر پی　　　　　　　　　　　　　　　　　　اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document